بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث

دہلی

جلد ۴ | ماہ ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق جمادی الاخریٰ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۵

سالانہ تفریح

ناظرین "محدث" کو غالباً یاد ہوگا کہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی، اپنی جن بعض خصوصیات میں دیگر مدارس عربیہ سے ممتاز ہے ان میں اس کے طلبہ کی سالانہ تفریح بھی ہے۔ جو ہر سال ناظم مدرسہ مدظلہ العالی کی خاص شفقتوں کے ماتحت بہترین لطف اندوزیوں کے ساتھ انجام پذیر ہوتی ہے چنانچہ اس سال بھی جب موسم برسات کی کیف انگیز ہوائیں چلیں، بادل جھوم جھوم کر برسے، اور جنگل کے سبزہ زاروں، بلبل کی نغمہ زائیوں نے، طلبا ر رحمانیہ کے دلوں میں گدگدیاں پیدا کیں، تو وہ اپنی سالانہ تفریح یاد کرتے ہوئے مستانہ وار کہنے لگے ؎

آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج ٭ اڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی

۲۷ جولائی ۱۹۳۶ء کو اعلان کر دیا گیا کہ کل سیر کو جانا ہے بس پھر کیا تھا مسرت و شادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی اور ہر شخص حسب مذاق اپنی اپنی تفریح کا سامان مہیا کرنے میں مشغول ہوگیا۔ ۲۸ جولائی ۱۹۳۶ء کی شام کو ۴½ بجے تین لاریاں آئیں اور مدرسین و طلبہ سب لپکتے ہو کر ان میں بیٹھے۔ عجیب حسن اتفاق ہے کہ ابھی ہم روانہ بھی نہ ہوئے تھے کہ مغرب کی طرف سے ایک سیاہ بادل اٹھا اور پھر اس انداز سے برسا کہ الامان .... بقول "متنبی" یہ کہوں تو شاید مبالغہ نہ ہوگا کہ اس ابر سیاہ کو ہم پردیسیوں اور غریب طالبعلموں کے ساتھ ناظم مدرسہ کی بے نظیر فیاضی اور بے مثال شفقت دیکھکر بخار آگیا اور پھر پسینہ پسینہ ہو کر اپنے رشک و حسد کا اظہار کر رہا تھا ؎

لم تحک نائلک السحاب و انما ٭ حمت بہ فصبیبہا الرحضاء

اسی تازہ بارش کی ٹھنڈی ہواؤں میں تینوں لاریاں یکے بعد دیگرے روانہ ہوئیں اور شہر کی مختلف سڑکوں سے چکر کاٹتی ہوئی نئی دہلی پہنچیں، اور پھر وہاں کی جدید طرز کی عمارتوں اور گذرگاہوں سے نکلتی ہوئی۔ باغوں اور سبزہ زاروں کی نشاط انگیز کیفیتوں سے محظوظ ہوتی ہوئی قطب پہنچ گئیں۔ لاریوں سے اتر کر ہم وہاں کی پہاڑیوں میں ادھر ادھر پھیل گئے۔ شہر کی کثیف ہواؤں اور تنگ گلیوں سے نکلکر یکایک کھلے میدانوں اور وسیع فضاؤں کے قدرتی مناظر نے طبیعتوں میں کچھ ایسا سرور و انبساط پیدا کیا کہ جس کا نقشہ لفظوں میں نہیں کھینچا جا سکتا۔

کھانا پکانے کیلئے دہلی ہی سے دو تین باورچی وہاں بھیجدیئے گئے تھے۔ چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد دسترخوان بچھا اور ہم سب نے اکٹھے ہوکر گرم گرم پراٹھے اور گوشت کھایا۔ آخر میں ربڑی کا دور چلا اور سب نے منہ میٹھا کیا۔ عشا کے بعد لڑکے اپنی تفریحوں میں مشغول رہے۔ رات کو بارش بھی ہوئی جس کی وجہ سے سماں اور بھی خوشگوار ہو گیا۔

۲۹ر جولائی ؁۳۶ء کی صبح کو نماز سے فارغ ہوتے ہی، پھر پہاڑیوں اور کھنڈروں کی فرحت بخش اور عبرت انگیز فضاؤں میں ہم منتشر ہو گئے۔ اور مختلف مقامات کی سیر و سیاحت کے بعد اپنی منزل پر واپس آکر کھیل کود میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً ۱۱ بجے جناب ناظم صاحب بھی مختلف قسم کے آموں کی ٹوکریاں لیکر وہاں پہنچ گئے۔ اپنے اس مشفق اور مہربان مربی کو دیکھکر دلوں میں اور بھی امنگ پیدا ہو گئی۔ حوصلے بڑھ گئے، چہرے بشاش ہو گئے اور کھیلوں کا لطف دوبالا ہو گیا اور خود جناب ناظم صاحب مدظلہ کو بھی اپنے ان روحانی فرزندوں کی مسرت انگیزیاں دیکھکر بے حد خوشی حاصل ہوئی چنانچہ اس وقت سے شام تک آپ برابر ان کے کھیلوں میں شریک ہوکر ان کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

تقریباً ۱۲ بجے کھیل کود ملتوی کرکے، دسترخوان بچھا اور جناب ناظم صاحب مدظلہ خود ہم کو کھلانے میں مشغول ہوئے۔ اپنے ہاتھ سے برابر روٹیاں، سالن، پانی، وغیرہ دینے میں اپنی خوشی محسوس کرتے تھے۔ بہترین پراٹھے اور قورما کھانے کے بعد آموں پر حملہ ہوا جو ایک ٹب میں بھر کر رکھدیئے گئے تھے۔ ہر شخص نے حسب قسمت اپنی اپنی جھولیاں بھریں اور مزے لے لے کر کھایا۔ اس کے بعد پھر مختلف قسم کی تفریحات اور کھیل کود میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ شام کو ۶ بجے لاریاں آئیں اور سب بیٹھکر فرحاں و شاداں موٹروں کی مسابقت کا لطف اٹھاتے ہوئے بخیر و عافیت مدرسے پہنچ گئے۔

دو روز کی مسلسل تگ و دو اور کھیل کود کی وجہ سے لڑکوں کو تکان ہو گئی تھی... اس لئے ناظم صاحب نے ازراہ عنایت ۳۰ر جولائی ؁۳۶ء کو بھی مدرسہ میں تعطیل کردی اور ان کو آرام کرنے کا موقع مرحمت فرمایا۔ فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔ ووفقہ لما یحبہ و یرضیٰ ۔

نوٹ:۔ دفتری امور کے متعلق خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ صاف تحریر فرماویں ورنہ تعمیل ناممکن ہے۔ مینیجر